روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
جمعہ 18- اپریل 2014ء 17 جمادی الثانی 1435 ہجری 18 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 88

ہر نیکی کی جڑ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے — ’’اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے‘‘
(الہامی مصرعہ)
یہی اک فخر شان اولیاء ہے — بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے — اگر سوچو، یہی دارالجزاء ہے
مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کی صحبت میں بیٹھے تھے، ایک احمدی دوست آئے اور پوچھا کہ حضور! حقہ شراب جیسا ہے؟ حضور نے فرمایا ’’شراب جیسا نہیں اس سے کم‘‘۔ میں نہایت عادی تھا۔ میں اتنا ڈرا کہ قادیان میں حقہ چھوڑ دیا۔

(الحکم 7/اکتوبر 1938ء)

25 مارچ 1908ء کی صبح حاجی الٰہی بخش صاحب گجراتی حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر تھے انہوں نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیعت پندرہ سال کی عادت افیون اور حقہ نوشی کی تھی۔ بیعت کے بعد میں شرمندہ ہوا کہ اب تک مجھ میں ایسی عادتیں پائی جاتی ہیں۔ تب میں جنگل میں جا کر خدا کے آگے رویا اور میں نے دعا کی اور پھر یکدفعہ دونوں چیزوں کو چھوڑ دیا نہ مجھ کو کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارد ہوئی۔ حضور نے فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ (بدر 2/اپریل 1908ء ص 4)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

ایک دفعہ ایک احمدی یہاں آئے۔ انہیں ایسا واقعہ پیش آیا۔ جس سے متاثر ہو کر کہنے لگے۔ اب میں کبھی حقہ نہیں پیوں گا۔ اس کی وجہ سے آج مجھے بہت ذلت اٹھانی پڑی۔ ان ایام میں یہاں عام طور پر حقہ نہیں ملتا تھا...... وہ تلاش کرتے کرتے مرزا امام دین کے حلقے میں چلے گئے۔ وہ ہمارے رشتہ دار تھے۔ حضرت مسیح موعود کے چچازاد بھائی تھے۔ مگر سلسلہ کے سخت مخالف، حقے کی خاطر جب وہ احمدی وہاں جا بیٹھے۔ تو مرزا امام دین نے حضرت صاحب کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور لگے ہنسی اور تمسخر کرنے۔ وہ حقے کی خاطر سب کچھ بیٹھے سنتے رہے وہ کہتے ہیں اسی وقت میں نے دل میں ارادہ کر لیا کہ اب حقہ نہ پیوں گا۔ اسی نے مجھے ذلیل کرایا ہے۔

(الفضل 23 جون 1925ء ص 7)

حضرت مولوی نور محمد صاحب ملتانی رفیق حضرت مسیح موعود کو خواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ حقہ چھوڑ دیں۔ صبح اٹھ کر حقہ ختم کر دیا اور اس وجہ سے شدید بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ صرف حقہ پی کر بچ سکتے ہیں۔ وگرنہ کوئی صورت بچنے کی نہیں۔ لیکن انہوں نے حقہ نہ پیا اور فوت ہو گئے۔ وہ زمیندار تھے اور حقہ کی بچپن سے عادت تھی۔ (الفضل 8 دسمبر 2006ء)

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ زمانے میں بڑھتی ہوئی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2006ء میں فرمایا:

’’اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت الذکر) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 28 مارچ 2006ء)

حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء اور ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور وقف جدید کے تحت معلم بن کر اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مکمل کوائف والد / سرپرست کے دستخط اور صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔ مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے لئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

شرائط برائے داخلہ مدرسۃ الظفر

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
☆ میٹرک پاس امیدواران کے لئے عمر کی حد 20 سال اور انٹرمیڈیٹ کے لئے 22 سال ہے۔
☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب / امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔
☆ داخلہ کے لئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیابی اور صحت درجہ اول ہونا ضروری ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 24 مارچ 2014ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوچکے ہیں

خطبہ جمعہ 28 فروری 2014ء

س: گزشتہ خطبہ کا بنیادی مضمون کیا تھا؟

ج: فرمایا! گزشتہ جمعہ میں مَیں نے حضرت مصلح موعود کی جو پیشگوئی ہے اُس کے حوالے سے بات کی تھی اور اس ضمن میں آپ کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کا ذکر ہوا تھا اور یہ بھی کہ آپ کے علم و معرفت اور قرآنِ کریم کے تفسیری نکات کا غیروں پر بھی اثر تھا اور اس بات کا انہوں نے برملا اظہار کیا۔

س: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پہلا دورہ یورپ اور عرب ممالک کب ہوا؟

ج: ستمبر 1924ء میں ایک مذاہب کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خود بنفسِ نفیس شامل ہوئے تھے یہ خلیفۃ المسیح کا پہلا دورۂ یورپ تھا اور اس کے ساتھ عرب ممالک بھی شامل تھے۔ شام، مصر، فلسطین وغیرہ۔ اوران عرب ممالک میں تو کسی بھی خلیفہ کا دورہ نہیں ہوا سوائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے۔

س: حضور انور نے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی کس روایت کو بیان کیا؟

ج: ایک روز حضرت مصلح موعود اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز باجماعت پڑھا رہے تھے فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے درمیان ایک ڈیک پر نماز کے بعد فارغ ہوکر بیٹھے تھے۔ تو جہاز کا ڈاکٹر جو Italian تھا اُس کا وہاں سے گزر ہوا، آپ کو بیٹھے دیکھا تو بے اختیار اُس کے منہ سے نکلا۔ کہ Jesus Christ and twelve disciples۔ یعنی یسوع مسیح اور اُس کے بارہ حواری۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی یہ روایت ہے کہ ڈاکٹر نے کیسی صحیح اور عارفانہ بات کی ہے۔ حضور کے ساتھ جو گیارہ ساتھی تھے ان میں بارہویں چوہدری محمد شریف صاحب وکیل تھے جو اپنے طور پر سفر میں شامل ہوئے تھے۔

س: ویمبلے کانفرنس کا تاریخی پس منظر اور اغراض و مقاصد بیان کریں؟

ج: 1924ء میں انگلستان کی مشہور ویمبلے نمائش کے سلسلہ میں ولیم لافٹس ہیئر نے جو سوشلسٹ لیڈر تھا یہ تجویز کی کہ اس عالمی نمائش کے ساتھ ایک مذہبی کانفرنس بھی منعقد کی جائے جس میں برطانوی مملکت کے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو بھی دعوت دی جائے۔ تا کہ وہ اس کانفرنس میں شریک ہوں اور اپنے اپنے مذہب کے اصولوں پر روشنی ڈالیں۔ کانفرنس کا مقام امپیریئل انسٹی ٹیوٹ لنڈن مقرر کیا گیا اور 22/ستمبر 1924ء سے 3/اکتوبر 1924ء تک کی تاریخیں رکھی گئیں۔

س: حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب درد کس سن میں لندن آئے تھے؟

ج: حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحب 1923ء کے آغاز میں لنڈن آئے تھے۔

س: حضرت مصلح موعود نے ویمبلے کانفرنس سے جو انگلش زبان میں مختصر خطاب کیا درج کریں ؟

ج: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انگلش میں مختصر خطاب میں فرمایا مسٹر پریذیڈنٹ، بہنو اور بھائیو! سب سے پہلے میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے ان کانفرنس کے بانیوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ لوگ اس طرح پر مذہب کے سوال پر غور کریں اور مختلف مذاہب سے متعلق تقریریں سن کر یہ دیکھیں کہ کس مذہب کو قبول کرنا چاہیئے؟ پھر آپ نے کہا کہ اس کے بعد میں اپنے مرید چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء سے کہتا ہوں کہ میرا مضمون سنائیں۔ آپ نے کہا کہ میں ایسے طور پر اپنی زبان میں بھی لکھے ہوئے پرچے پڑھنے کا عادی نہیں ہوں کیونکہ میں ہمیشہ زبانی تقریریں کرتا ہوں اور کئی کئی گھنٹے تک، چھ چھ گھنٹے تک بولتا ہوں۔ فرمایا کہ مذہب کا معاملہ اس دنیا تک ختم نہیں ہوجاتا بلکہ وہ مرنے کے بعد دوسرے جہان تک جاتا ہے۔ اور انسان کی دائمی راحت مذاہب سے وابستہ ہے۔ اس لئے آپ اس پر غور کریں اور سوچیں اور مجھے امید ہے کہ آپ توجہ سے سنیں گے۔

س: حضرت مصلح موعود نے حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کے مضمون پڑھنے کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

ج: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ، یہ جو مضمون چوہدری صاحب نے پڑھا تھا، یہ اصل میں میری زبان تھی۔ یعنی چوہدری صاحب پڑھ رہے تھے، چوہدری صاحب کی زبان نہیں تھی، میری زبان تھی۔

س: ویمبلے کانفرنس میں پڑھے گئے مضمون کا خلاصہ بیان کریں؟

ج: حضرت مصلح موعود نے پہلے جماعت احمدیہ کی بنیاد اور قیام کا ذکر کیا، جو 1989ء میں پڑی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ مہدی ہونے کا تھا۔ اور آپ کے اس دعویٰ کی وجہ سے آپ کو ہر جگہ سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس سب کے باوجود آپ کے گرد لوگ جمع ہونے شروع ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بن گئی۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا اور اس خلافت کے نظام کے تحت مشن چلتے رہے اور دنیا کے درجنوں ممالک میں جماعت کا قیام ہوا۔

حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین پیدا کروا کر اور اُس کی توحید ثابت کر کے اُس سے تعلق پیدا کروا کر آج بھی اللہ تعالیٰ کے زندہ ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ پھر مختلف موضوعات ہیں جو اس تقریر میں آپ نے بیان فرمائے۔ مثلاً غلامی، حرمتِ سود، تعددِ ازدواج، طلاق، اخلاقی تعلیم، حیات بعد الموت۔ اور پھر حضرت مسیح موعود کی صداقت کے ثبوت دیئے۔ آپ کی تائید میں الٰہی نشانات کا ذکر فرمایا۔ حضرت مصلح موعود نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا دین حق پر لیکچر دینے اور سفید پرندے پکڑنے کا خواب آج میرے ذریعہ سے پورا ہوا۔

پھر فرمایا کہ اگر کوئی تعصب سے پاک ہوکر چالیس دن تک صداقت جاننے کے لئے دعا کرے تو اُس پر صداقت کھل جائے گی۔ آخر میں حضرت مصلح موعود نے ان لوگوں کو دین حق کی طرف دعوت دی اور فرمایا صرف یہی زندگی نہیں بلکہ اس کے بعد دائمی زندگی ہے۔ اس زندگی کے لئے حق کو قبول کرو۔ اور خدا نے جو روشنی دکھائی ہے اس کو مان لو۔

س: حضرت مصلح موعود نے اس خطاب کا کن الفاظ پر اختتام کیا؟

ج: مبارک ہے وہ جو خدا کے نام پر آیا۔ ہاں مبارک ہے جو خدا کے نام پر آیا۔ وہ جو اس کو پالیتے ہیں سب کچھ پالیتے ہیں اور وہ جو اس کو نہیں دیکھ سکتے وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔

س: کانفرنس کے صدر تھیوڈر ماریسن نے صدارتی ریمارکس میں کیا بیان کیا؟

ج: سر تھیوڈر ماریسن نے اپنے صدارتی ریمارکس میں کہا کہ احمدیہ سلسلہ کا پیدا ہونا ثابت کرتا ہے کہ دین حق ایک زندہ مذہب ہے۔ اس کی تجدید کے متعلق لوگ اعلیٰ مطالعہ جاری رکھتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین کا سلسلہ احمدیہ، سلسلہ عیسویہ کی طرح ایک ضروری اور قدرتی تجدید ہے جس کی غرض کسی نئے شرعی قانون کا اجراء نہیں بلکہ اصلی اور حقیقی تعلیم کی اشاعت کرنا ہے۔

پھر پریذیڈنٹ نے کہا میں اپنی طرف سے اور حاضرین کی طرف سے مضمون کی خوبی، ترتیب، خوبی خیالات اور اعلیٰ درجہ کے طریقِ استدلال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو لیکچر کی کامیابی پر مبارکباد عرض کرتا ہوں اور آپ کا مضمون بہترین مضمون تھا جو آج پڑھے گئے۔

س: فری چرچ کے ہیڈ ڈاکٹر والٹر واش نے اپنے تأثرات کا اظہار کس طرح بیان کیا؟

ج: میں نہایت خوش قسمت ہوں کہ مجھے یہ لیکچر سننے کا موقع ملا۔

س: قانون کے پروفیسر نے مضمون کے متعلق کیا بیان کیا؟

ج: ایک قانون کے پروفیسر نے بیان کیا کہ جب میں مضمون سن رہا تھا تو یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ دن گویا ایک نئے دور کا آغاز کرنے والا ہے۔ پھر کہا، اگر آپ لوگ کسی اور طریق سے ہزاروں ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے تو اتنی زبردست کامیابی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

س: کانفرنس میں فرانس سے آئے ہوئے ایک صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کس طرح کیا؟

ج: میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ واقعی دین حق ہی سب سے بالاتر مذہب ہے۔ جس خوبی سے اور جس خوش اسلوبی سے آپ نے اسے پیش کیا۔ اس کا کوئی دوسرا مذہب مقابلہ نہیں کرسکتا۔ میرے دل پر اب اس کا گہرا اثر ہے۔

س: مسز شارپلز نے اپنے تأثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: مسز شارپلز نے کہا کہ ایک انگریز میرے پاس آیا، اُس نے مجھے کہا۔ مجھے اجازت دو کہ میں اندر آجاؤں۔ میری غرض دراصل اس شخص کو دیکھنا ہے جو ہندوستان سے دین حق کو پیش کرنے کے لئے آیا ہے۔ میں نے بدھ مذہب کے پرچے بھی سنے اور دوسرے پرچے بھی، لیکن یہ تمام پرچوں سے بہتر تھا۔

س: ایک جرمن پروفیسر نے اپنے تأثرات کا اظہار کس طرح کیا؟

ج: انہوں نے حضرت صاحب کے حضور مبارکباد عرض کی اور کہا میرے پاس بڑے بڑے انگریز بیٹھے تھے، میں نے دیکھا کہ بعض زانو پر ہاتھ مارتے تھے اور کہتے تھے۔ یہ نہایت نادر خیالات ہیں۔ پھر کہا کہ بعض جگہ لوگ بے اختیار بول پڑتے تھے کہ کیسا خوبصورت اور سچا اصول ہے۔ اور خود اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کی کہ یہ موقع احمدیوں کیلئے ایک ٹرننگ پوائنٹ ہے۔ اور یہ ایسی کامیابی ہے کہ اگر آپ لوگ ہزاروں پاؤنڈ بھی خرچ کردیتے تو ایسی شہرت اور کامیابی کبھی نہ ہوتی۔

س: بہائی مذہب کی ایک عورت نے لیکچر کے متعلق کیا بیان کیا؟

ج: بہائی مذہب کی ایک عورت نے کہا کہ میں بہائی خیالات رکھتی تھی۔ مگر اب آج کا لیکچر سن کر میرے خیالات بدل گئے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ کے زیادہ لیکچر سنوں۔ مجھے اگر مہربانی سے بتائیں کہ کب اور کہاں کہاں لیکچر ہوں گے تو میں ضرور آؤں گی۔

س: اخبار مانچسٹر گارڈیئن نے 24 ستمبر 1924ء کی اشاعت میں حضرت مصلح موعود کے لیکچر کے متعلق کیا لکھا؟

ج: مانچسٹر گارڈیئن نے اپنی 2 ستمبر 1924ء کی

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

2012ء اور 2013ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

اس وقت تک دنیا کے 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اس سال دو نئے ممالک Costa Rica اور Montenegro میں جماعت کا نفوذ ہوا

اس سال بیوت الذکر کی تعداد میں 394 کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے 136 بیوت الذکر نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 258 بنی بنائی عطا ہوئیں۔ بیوت الذکر کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

دوران سال 211 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ اس طرح 108 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز کی تعداد 2563 ہو چکی ہے

امسال Yao زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کے ساتھ تراجم قرآن کریم کی تعداد 71 ہو چکی ہے

اس سال شائع ہونے والی بعض کتب کا تذکرہ۔ دوران سال 625 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز 57 لاکھ 70 ہزار کی تعداد میں شائع ہوئے

نمائشوں، بک سٹالز کے ذریعہ احمدیت کے پیغام کی تشہیر اور ان کے نیک اثرات کا تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں 31/اگست 2013ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

قسط اول

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ النحل آیت 19 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اور اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اُسے احاطہ میں نہ لاسکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عموماً جیسا کہ روایت ہے اس وقت آج کی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے جو جماعت احمدیہ پر گزشتہ سال میں یا دوران سال میں افضال ہوئے ہیں، اُن کا ذکر ہوتا ہے۔ اُس کی کچھ رپورٹ پیش ہوتی ہے، تو وہ میں پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت تک دنیا کے 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ دو زائد ممالک ملے ہیں۔ دورانِ سال دو نئے ممالک Costa Rica اور Montenegro ہیں جہاں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

Costa Rica، یہ ملک سینٹرل امریکہ میں واقع ہے اور سپینش زبان یہاں بولی جاتی ہے۔ یہاں کی آبادی چار اعشاریہ چھ ملین ہے۔ ہمارے (مربی) انچارج (گوئٹے مالا) ایک مقامی دوست داؤد گونزالیس صاحب (David Gonzalez) جو ہمارے جنرل سیکرٹری ہیں، اُن کے ساتھ اپریل میں گئے تھے اور وہاں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا اور بعض نومسلم افراد جو عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کر چکے تھے اُن سے رابطہ ہوا۔ مجالس سوال و جواب ہوئیں اور اس سفر کے دوران ایک خاتون نے بیعت کر لی۔ پھر جولائی میں دوبارہ سفر اختیار کیا اور مزید تین افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

اسی طرح **Montenegro**۔ یہ ملک البانیا کے شمال اور بوسنیا کے جنوب میں واقع ہے۔ یورپ کا ملک ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ چھ لاکھ پچیس ہزار اس کی آبادی ہے اور مسلمانوں کی تعداد یہاں بائیس ہزار کے قریب ہے اور جماعت کی مخالفت یہاں مولویوں کے ہونے کی وجہ سے کافی زیادہ ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ معلمین نے وہاں دورہ کیا اور یہاں سے ایک دوست جرمنی کے جلسے (2010ء) میں بھی آئے تھے، مجھ سے ملے بھی تھے۔ واپس جب گئے ہیں تو مولویوں نے ان کی کافی مخالفت کی۔ بہر حال ایک نوجوان کو یہاں احمدیت قبول کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 45 ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے، اُن کے تربیتی اور تعلیمی پروگرام بنائے گئے، وہاں نظام قائم کرنے کے لئے ضروریات پوری کی گئیں۔ لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا گیا، اخبارات میں انٹرویو شائع ہوئے۔ اس طرح بیعتیں بھی ملیں۔

دوران سال **یونان میں باقاعدہ مرکزی (مربی) کا تقرر ہوا**۔ یہاں مشن ہاؤس کرائے پر لے لیا گیا ہے۔ باقاعدہ نظامِ جماعت تو پہلے تھا لیکن مشنری کے جانے سے اُس میں مزید بہتری پیدا ہوئی ہے۔

ملک وار جماعتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ، وہ شامل نہیں ہے اس میں، جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 565 ہے۔ ان جماعتوں کے علاوہ ممالک کے مختلف شہروں میں 1052 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں غانا سرِ فہرست ہے۔ یہاں اس سال 68 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر سیرالیون ہے۔ یہاں 56 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تیسرے نمبر پر سینیگال ہے۔ یہاں 47 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ بورکینا فاسو 41، آئیوری کوسٹ 39۔ مالی میں 34، یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے، ٹوگو میں 32، انڈیا میں 29، نائیجیریا اور کانگو کنشاسا میں 25،25، گیمبیا میں 22، لائبیریا 18، نائیجر 12، نیپال میں 9، تنزانیہ 8، یوگنڈا، تیونس اور یوکے میں 7،7، اسی طرح انڈونیشیا اور جرمنی وغیرہ میں 6،6۔

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات

جماعتوں کے قیام کے بارے میں جو واقعات بعض سامنے آتے ہیں اُن میں سے چند ایک کا میں ذکر کرتا ہوں۔

مالی میں ججنی (Didjni) کے علاقے میں، ایک گاؤں سے وہاں ہمارے (مربی) کو فون آیا کہ ہم لوگ بت پرست ہیں مگر ایک لمبے عرصے سے آپ کا ریڈیو سننے کی وجہ سے اب (-) قبول کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہمارے گاؤں میں آ کر ہماری بیعت لیں۔ (مربی) صاحب کہتے ہیں کہ میں معلم کے ساتھ وہاں چلا گیا۔ کہتے ہیں ان کا گاؤں ہمارے ریڈیو سٹیشن سے تقریباً ستر اسّی کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ راستہ جنگل سے گزرتا تھا، اس لئے ہم رستہ بھول گئے۔ جنگل میں کسی اور سمت نکل گئے جہاں آبادی کا نام ونشان نہیں تھا۔ مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو گاڑی روک کر ہم نے (نداء) دی اور نماز ادا کی اور نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ دو نوجوان ہماری طرف آ رہے ہیں۔ ہم نے ان سے راستہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ غلط سمت میں آئے ہیں۔ بہر حال وہ پھر ہمارے ساتھ چلے گئے، وہاں ہم گئے، وہاں جا کے (دعوت الی اللہ) کی تو 617 افراد نے بیعت کر لی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے اور نظام میں شامل ہے۔

اسی طرح بورکینا فاسو کے (مربی) لکھتے ہیں کہ (-) دوروں کے دوران اکثر جگہ لوگوں نے (-) سننے اور بیعت کرنے سے انکار کر دیا تو بڑی بے چینی شروع ہوئی اور مجھے بھی انہوں نے دعا کے لئے خط لکھا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں نے ایک خواب دیکھی کہ ایک جگہ ہے، پہاڑی علاقہ ہے کثرت سے پانی بہہ رہا ہے تو اس سے مجھے خیال آیا کہ (دعوت الی اللہ) کے لئے ایسے علاقے میں نکلنا چاہئے اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا۔ ایک گاؤں کوسوکا (Kossouka) ہے وہاں کا دورہ کیا۔ جب وہاں پہنچے تو کہتے ہیں مَیں نے گاؤں بالکل ویسا دیکھا جیسا خواب میں دیکھا تھا اور دل کو تسلی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا۔ چیف نے ہمارا بڑا اچھا استقبال کیا۔ رات کو (دعوت الی اللہ) کے لئے (بیت الذکر) میں بلب وغیرہ لگوا دیئے اور کہتے ہیں

کہ خاکسار اور لوکل مشنری نے رات کو (دعوت الی اللہ) کی۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور ستر (70) احباب نے بیعت کرلی۔

اس علاقے میں ایک اور گاؤں ہے، وہاں بھی کہتے ہیں ہم نے دورہ کیا وہ لوگ مسلمان تھے اور وہاں رات کو تراویح کے بعد (دعوت الی اللہ) شروع ہوئی۔ تین سو کے قریب لوگ موجود تھے۔ (-) سننے کے بعد فوراً گاؤں کے سرکردہ نے اُسی وقت اعلان کر دیا کہ آج ہم پر حقیقت کھل گئی ہے اور امام مہدی کا پیغام ہم تک پہنچ گیا ہے اور ہم امام مہدی کو سچا مان کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس گاؤں میں 500 کے قریب لوگ سب کے سب احمدیت (-) میں داخل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی مضبوط نظام قائم ہو چکا ہے۔

وقت کی وجہ سے میں بہت سارے واقعات نکال رہا ہوں۔

پھر تنزانیہ سے ہمارے (مربی) لکھتے ہیں کہ اَمْبیا شہر تنزانیہ کا چوتھا بڑا شہر ہے جس کی پچانوے فیصد آبادی عیسائی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ جماعت بھی چھوٹی ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے اَمْبیا شہر سے پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع گاؤں ایلونگو میں جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا، وہاں مختلف (دعوتی) پروگراموں کا انعقاد کیا گیا لیکن مسلسل چار مہینوں کی کوشش کے باوجود کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ لیکن کہتے ہیں میں پُر امید تھا، اپنے ساتھیوں سمیت گھر گھر جاتا اور جماعت کا لٹریچر تقسیم کرتا، جماعت کا تعارف کرواتا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور پانچ مہینے کی کوشش کے بعد تیرہ افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ پھر کہتے ہیں کہ جب یہ پروگرام وسیع ہوتا گیا۔ (دعوت الی اللہ) اور تربیت کے لئے پروگرام بنے تو مزید تیس افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ چھوٹا سا گاؤں ہے۔ یہ خبر پورے گاؤں میں پھیل گئی اور احباب جماعت نے لٹریچر لے کر وہاں کے مولوی صاحب کو دیا اور کہا کہ ہمیں آپ اس کی حقیقت بتائیں کہ یہ کون ہیں اور کیسے لوگ ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں کیونکہ جو افواہیں پھیلائی گئی ہیں کہ یہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ احمد رسول اللہ پڑھتے ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ ساتھ ہی مولوی نے مجھے فون کیا اور کہا کہ آپ لوگ ہمارے گاؤں میں (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں، لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ آپ (-) ہیں جبکہ میں نے سنا ہے کہ آپ نہیں ہیں۔ خیر اُن سے بات چیت ہوئی۔ مولوی صاحب کو بتایا گیا کہ جو آپ نے سنا ہے وہ درست نہیں ہے۔ ہمارا کلمہ...... ہے اور ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اس پر مولوی نے دوبارہ ہم کو گاؤں میں بلایا۔ سوال جواب ہوئے، مجلس ہوئی، مولوی صاحب کا جوش ٹھنڈا ہو گیا اور بہر حال ہمیں وہاں (دعوت الی اللہ) کے مواقع پیدا ہو گئے اور پھر اُس مولوی نے بھی بیعت کر لی اور پھر اُس نے کہا کہ ملحقہ گاؤں میں بھی اب جائیں وہاں بھی ((دعوت الی اللہ)) کریں۔ چنانچہ اس طرح احمدیت کے پھیلانے کے مزید موقعے میسر آ گئے۔

نئی بیوت الذکر کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی بیوت الذکر

اس سال میں نئی (بیوت الذکر) کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی (بیوت الذکر) جو ہیں، ان کی مجموعی تعداد 394 ہے۔ 136 (بیوت الذکر) نئی تعمیر ہوئی ہیں۔ 258 (بیوت الذکر) بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

اور اس میں کینیڈا میں دوران سال (-) بیت الرحمان وینکوور کا افتتاح ہوا۔ جرمنی میں چار (بیوت الذکر) تعمیر ہوئیں۔ سپین میں دوسری (بیوت الذکر) Valencia کی (بیت) تعمیر ہوئی اور ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھ (بیوت الذکر) کا اضافہ ہوا۔ انڈونیشیا میں اس وقت 29 (بیوت الذکر) زیرِ تعمیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں باوجود مخالفت کے کام جاری ہے۔ غانا میں چودہ نئی (بیوت الذکر) تعمیر ہوئیں۔ اسی طرح دنیا میں مختلف ممالک میں ہیں۔ سیرالیون میں بارہ تعمیر کی گئیں، 41 بنی بنائی ملیں۔ بورکینا فاسو میں 28 (بیوت الذکر) کا اضافہ ہوا۔ مالی میں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے 45 (بیوت الذکر) بنی بنائی مل گئیں اور 6 (بیوت الذکر) جماعت نے تعمیر کیں۔ گنی کناکری میں ایک دو منزلہ (بیت) تعمیر ہوئی ہے اور ایک (بیت) بنی بنائی عطا ہو گئی ہے۔ یہاں بھی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے۔

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی بیوت الذکر کی تعمیر

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی (بیوت) کی تعمیر۔ ان میں نیوزی لینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت کی پہلی (بیت)، اب تعمیر ہو گئی ہے پہلے یہاں سینٹر تھا، ہال تھا، باقاعدہ (بیت) نہیں تھی اور آئرلینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی (بیت) تعمیر ہو گئی ہے، تقریباً آخری مراحل میں ہے، finishing ہو رہی ہے۔ جاپان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی (بیت) تعمیر ہو جائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اُس کے لئے زمین لے لی گئی ہے۔ اسی طرح اور بعض ممالک ہیں۔

بیوت الذکر کے تعلق میں واقعات

(بیوت الذکر) کی تعمیر کے ضمن میں واقعات۔ مالی کے معلم ہیں ادریس صاحب، وہ کہتے ہیں ان کے مشن ہاؤس میں ایک بزرگ عبداللہ جارا (Abdullah Diarra) صاحب آئے۔ انہوں نے مالی کے ایک گاؤں بابلے بُوغو (Bable Bougou) میں احمدیہ (بیت) کو دیکھا اور حیران ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بالکل وہی (بیت) ہے جو خدا تعالیٰ نے اُنہیں خواب میں دکھائی ہے۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا جس میں وہ دیکھتے ہیں کہ تمام دنیا خوبصورت (بیوت) سے بھری ہوئی ہے۔ خواب میں اُنہیں بتایا گیا کہ یہ تمام (بیوت الذکر) احمدیوں کی ہیں اور احمدی سچے (-) ہیں۔ پھر خواب میں اُنہیں ایک پُر زور آواز آئی کہ وہ وقت دور نہیں جب یہ تمام دنیا پر غالب آ جائیں گے۔ یہ خواب بتا کر انہوں نے بیعت کر لی۔

مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک (بیت الذکر) جو یہاں ملی تھی، ہم نے دیکھی وہ finish نہیں ہوئی تھی۔ میں نے اُن کو کہا کہ اس کو مکمل کریں، finishing کروائیں۔ کہتے ہیں اس کا واقعہ یوں ہے کہ سکاسو (Sikasso) میں جب ریڈیو احمدیہ لگا تو امام امین گینڈو صاحب (Ameen Gendou) نے بیعت کی۔ امام امین گینڈو صاحب نے بتایا کہ کافی عرصہ پہلے وہ ایک (بیت الذکر) کے منتظم تھے۔ وہاں کے امام کے غلط عقائد اور خلاف (-) باتوں کی وجہ سے دلبرداشتہ ہو کر انہوں نے اپنے خرچ سے یہ (بیت الذکر) بنوائی تھی۔ جب یہ (بیت الذکر) بنی تو سابقہ (بیت الذکر) کے امام اور دیگر لوگوں نے مجھے فتنہ پرداز اور فسادی کہا۔ یہ (بیت الذکر) بنائی تو تھی لیکن finish نہیں ہوئی تھی۔ کہتے ہیں میری (بیت الذکر) کو برے القابات دیئے گئے، بہت سخت مخالفت کی اور مجھے بہت بدنام کیا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوا۔ میں نے بڑی دعا کی کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میرا مقصد نمازوں کا قیام اور صحیح (-) تعلیمات کا فروغ ہے۔ اس کے بعد ایک دن اپنے اس دکھ کا اظہار اپنے ایک دوست امام سے کیا تو انہوں نے کہا کہ تم اس (بیت الذکر) کے متعلق فکر نہ کرو میں نے......کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اس (بیت الذکر) میں کچھ سفید فام لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب انہوں نے بیعت کی اور (بیت الذکر) جماعت کو دی تو تب اُن کو اس خواب کی سمجھ آئی اور ان کی یہ خواب پوری ہوئی۔

مشن ہاؤسز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ہمارے مشن ہاؤسز (-) میں 121 کا اضافہ ہوا ہے اور 108 ممالک میں مشن ہاؤسز اور (-) کی کل تعداد اب 2563 ہو چکی ہے۔

(-) کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے جہاں دوران سال 25 مشن ہاؤسز اور (-) کا اضافہ ہوا۔ انڈونیشیا دوسرے نمبر پر ہے۔ یہاں 17 (-) کا اضافہ ہوا۔ اور پھر اس کے علاوہ دوسرے ممالک ہیں جہاں تھوڑا تھوڑا اضافہ ہوتا رہا۔

جماعت کا خصوصی امتیاز وقارِ عمل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ یورپ میں بھی اور باقی جگہوں پر بھی جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز ہے کہ بہت سا کام یہ وقارِ عمل سے کرتے ہیں۔ چنانچہ 68 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق جو اٹھارہ ہزار سے اوپر وقارِ عمل کئے گئے اور اس کے ذریعہ سے تقریباً 35 لاکھ 32 ہزار سے اوپر U.S. Dollar کی بچت ہوئی ہے جو جماعت نے وقارِ عمل کر کے بچائے۔

قرآن کریم کے تراجم

قرآن کریم کے تراجم۔ گزشتہ سال تک قرآن کریم کے 70 زبانوں میں تراجم شائع کئے جا چکے تھے۔ اس سال ایک زبان Yao میں قرآنِ کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے اور اس طرح 71 زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ میانمر زبان میں پارہ نمبر 11 تا 20 کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ پہلے دس پاروں کا اس سے پہلے ترجمہ کیا گیا تھا۔ جاوانیز (Javanese) زبان میں بھی پہلے دس پاروں کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ مورے زبان میں پہلا پندرہ پاروں کا ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے۔ فرانسیسی زبان کے ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کافی عرصہ سے out of stock تھا جو امسال دوبارہ نظرِ ثانی کر کے اور کچھ نوٹس وغیرہ دے کر، سورتوں کے تعارف دے کر دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔

نیامینا (Niamina) ڈسٹرکٹ گیمبیا کے ایک عالم کو (دعوت الی اللہ) کی گئی اور اس کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ لمبا چلتا رہا لیکن اُس نے احمدیت قبول نہ کی۔ ایک دن اُسے قرآنِ کریم کا فُولا زبان میں، جو وہاں کی مقامی زبان تھی، ترجمہ دیا گیا۔ جب اُس نے فُولا زبان کے ساتھ قرآنِ کریم وصول کیا تو کہا کہ ہاں اب مَیں یقین کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے کیونکہ ایک جھوٹا قرآنِ کریم کی خدمت اس طرح نہیں کر سکتا جیسا کہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر اُس نے بیعت کر لی۔

اس سال شائع ہونے والی بعض کتب

اس سال شائع ہونے والی کتب میں حضرت مسیح موعود کی تصنیف ''ستارہ قیصریہ'' کا انگریزی

ترجمہ شائع ہوا ہے۔ مختلف جگہوں پر دنیا میں پھر امن کے بارے میں میرے جو مختلف لیکچر تھے، اُن کو اکٹھا کر کے کتاب world crisis and pathway to peace تیار کی گئی ہے۔ اس کا عربی میں، مالٹی میں، چینی میں، جرمن میں، فرانسیسی میں ترجمہ ہے یہ شائع ہو چکی ہے اور لوگ کافی اس کو پسند کر رہے ہیں اور سپینش اور سویڈش اور نارویجیئن میں ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب ’’سیرت خاتم النبیّین‘‘ ہے اُس کا دوسری جلد کا بھی انگریزی میں ترجمہ اس سال شائع ہو گیا ہے۔ Life of Muhammad جو ’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ کا حصہ ہے جو میں نے کہا تھا شائع کی جائے۔ وسیع پیمانے پر اُس کی اشاعت اور اُس کی تقسیم کی گئی ہے۔

اسی طرح حضرت مصلح موعود کی کتاب ’’اسلام میں اختلافات کا آغاز‘‘ کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

پھر ’’اسلام کا اقتصادی نظام‘‘ جو حضرت مصلح موعود کی کتاب ہے اُس کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ پہلے بھی یہ ترجمہ شائع ہوا تھا لیکن اس کو دوبارہ revise کیا گیا ہے اور بعض اکانومسٹ جو ہیں ان کو بھی دکھایا گیا ہے تاکہ جو کمیاں ہیں اُس کو پورا کیا جائے۔

’’برکات خلافت‘‘ جو حضرت مصلح موعود کی کتاب ہے اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

اسی طرح مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک قصیدے پر اپنی کمنٹری لکھی تھی اُس کو بھی انگریزی میں شائع کیا گیا ہے۔ اسماعیل صاحب پانی پتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بچوں کے لئے کتاب ہے ’’ہمارا آقا‘‘ اس کو انگریزی میں شائع کیا گیا ہے۔

’’تحریک جدید ایک الٰہی تحریک‘‘ کے نام سے مجلس تحریک جدید کتب شائع کر رہی ہے، اُس میں اب اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے 1982ء سے 1987ء تک تحریک جدید کے متعلق ارشادات شامل کئے گئے ہیں۔

اسی طرح ریسرچ سیل کی طرف سے جو میر محمود احمد ناصر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تحریرات پر مشتمل کتاب ’’کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن‘‘ ہے، اُس کی دوسری جلد شائع ہو گئی ہے۔

پھر خطباتِ محمود کی جلد 24 اور 25 فضل عمر فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے جس میں 1943ء سے 1944ء تک کے خطبات شامل ہیں۔

مصالح العرب جلد اول و دوم شائع ہوئی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک سے لے کر 2011ء تک عربوں میں جماعت احمدیہ کی تاریخ، خلفائے احمدیت کے پیغامات، (-) و ترقیات اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ ہوا ہے۔ صلحاء العرب و ابدالِ شام جلد اول۔ اس میں بھی عرب (رفقاء) کرام حضرت مسیح موعود کے حالات زندگی اور قبول احمدیت کے واقعات کے علاوہ مختلف عرب ممالک سے احمدیت قبول کرنے والے صلحاء العرب اور ابدالِ شام کی سیرت اور قبولِ احمدیت اور خلافت سے عشق اور قربانی کے واقعات درج کئے گئے ہیں۔

عربی کتب جو اس سال شائع ہوئی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ’’تذکرہ‘‘ عربی ترجمہ میں شائع کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی تصانیف ’’براہین احمدیہ‘‘ پہلے چار حصے جو روحانی خزائن کی جلد اوّل ہے، ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ اور ’’ضرورۃ الامام‘‘، ’’گورنمنٹ انگریزی اور جہاد‘‘ اور ’’کشتی نوح‘‘ یہ عربی میں شائع کی گئی ہیں۔

چینی کتب میں بھی ایک تو جیسا کہ میں نے بتایا World crisis and Pathway to Peace کو شائع کیا گیا ہے۔ میرے بعض خطبات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ہیں وہ شائع کئے گئے ہیں۔

فرانسیسی میں بھی یہ کتاب شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب "Women in Islam" کو فرانسیسی میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔

رشین میں ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ جو حضرت مسیح موعود کی تصنیف ہے، وہ شائع کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف لٹریچر ہے۔

پرتگیزی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب "Chiristianity, A journey from facts to fiction" شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح فارسی میں ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ revise کیا گیا ہے۔

سواحیلی میں جو اس سال کتب شائع ہوئی ہیں۔ ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘، ’’ضرورۃ الامام‘‘، ’’تحفہ قیصریہ‘‘ اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب ’’دعوت الامیر‘‘ شائع کی گئی ہے۔

اسی طرح مختلف ملکوں میں مختلف لٹریچر ہیں۔

’’رسالہ الوصیت‘‘ کے ترجمہ کے متعلق میں نے کہا تھا وسیع پیمانے پر شائع کریں۔ گزشتہ سال تک ستائیس زبانوں میں یہ رسالہ شائع ہو چکا تھا اور دورانِ سال تین مزید زبانوں میں جو وولف اور فولا اور مینڈینکا ہیں، شائع کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ دورانِ سال مختلف زبانوں میں 213 کتب اور فولڈرز تیار کروائے گئے۔ 48 زبانوں میں 741 کتب اور فولڈرز زیر تیاری ہیں۔

ایک رسالہ موازنہ مذاہب ریسرچ سیل کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ مواد وہاں سے آتا ہے، شائع یہاں سے ہوتا ہے اور اب انشاء اللہ وہ قادیان سے بھی شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ یہ کافی علمی رسالہ ہے، اس کو بھی لوگوں کو لینا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دیباچہ قرآن میں ہے۔ جب یہ کتاب ایک جرمن کو دی گئی جو پیشے کے لحاظ سے انجینئر ہیں تو انہوں نے کہا کہ اتنی زبردست کتاب میری زندگی میں پہلی دفعہ میری نظر سے گزری ہے۔ میں اس کو بہت مزے لے کر پڑھ رہا ہوں اور حیران ہوں کہ میں اب تک اس طرح کی کتاب سے کیونکر محروم رہا۔

پھر ایک انڈیا سے رپورٹ ہے کہ وہاں کے ایک منسٹر کو کتاب دی گئی تو انہوں نے کہا کہ اس زمانے میں اس طرح کی نادر کتاب لوگوں میں تقسیم کرنا یقیناً بہت بڑی خدمت ہے جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ جو کچھ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اگر یہی ان کا عقیدہ ہے تو یہ ضرور دنیا والوں کو اچھی راہ پر لے آئیں گے۔

جرمنی سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے جرمنی کے بچوں کے مشہور ڈاکٹر کو یہ کتاب "Life of Muhammad" دی تو کہتے ہیں یہ کتاب پڑھنے کے بعد ڈاکٹر صاحب ایک دن کہنے لگے کہ میں نے ان خوبیوں اور اعلیٰ صفات کے لوگ کبھی نہ سنے اور نہ ہی دیکھے تھے۔ کہتے ہیں میں نے پوچھا آپ کو یہ کس نے بتایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے آپ کا دیا ہوا لٹریچر پڑھنے کے بعد آپ لوگوں کے بارے میں سب معلومات انٹرنیٹ سے بھی اکٹھی کی ہیں۔

اس سال شائع ہونے والی کتب کی تعداد

وکالت اشاعت کی رپورٹ کے مطابق 64 ممالک سے موصولہ رپورٹ میں 625 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز شائع ہوئے ہیں جن کی تعداد ستاون لاکھ ستر ہزار ہے۔

نمائشیں۔ بک سٹالز

نمائشوں اور بک سٹالز کے ذریعہ سے چار لاکھ چوہتر ہزار تک (دین) کا پیغام پہنچا۔ بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ سے چوبیس لاکھ سے اوپر لوگوں تک (دین) کا پیغام پہنچا۔

بینن سے ہمارے (مربی) لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی نمائش کے دوران ایک عیسائی پادری جو اس نمائش کو دیکھنے آئے تھے انہوں نے نمائش دیکھ کر جماعت کی اس کاوش کو بہت سراہا اور فرنچ ترجمہ والا قرآن مجید یہ کہتے ہوئے خریدا کہ یہ بات میرے لئے حیران کن ہے کہ جماعت احمدیہ ہر ایک کو بغیر مذہب و ملّت کے فرق کے قرآن مہیا کر رہی ہے کیونکہ (-) تو عیسائیوں کو قرآنِ کریم کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتے۔ انہوں نے کہا کہ میں عیسائی ہوں اور یہ کہتے ہوئے ذرا بھی عار محسوس نہیں کر رہا کہ جماعت احمدیہ (-) کی اصلی تصویر اپنے عملی نمونے سے پیش کر رہی ہے اور کوشش کر کے قرآن کو عام کر رہی ہے تاکہ ہر طبقہ فکر تک قرآن پہنچے اور وہ اس کو خود پڑھ کر اور سمجھ کر (-) کی حقیقی تعلیم سے آگاہ ہوں۔

موروگورو سے ہمارے (مربی) لکھتے ہیں کہ تنزانیہ کے صنعتی میلے میں جماعتی کتب کی نمائش کی توفیق ملی۔ آٹھ ہزار سے زائد افراد نے ہماری کتب کی نمائش کو وزٹ کیا۔ ایک دن ایک غیر احمدی مولوی ہماری نمائش پر آئے اور ایک کتاب کے بارے میں پوچھا جس میں مختلف موضوعات پر حضرت مسیح موعود کے خود اپنے الفاظ میں پیش کردہ دلائل کو جمع کر کے سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ کہتے ہیں خاکسار نے مولوی سے پوچھا کہ آپ تو ہمیں کافر کہتے ہیں اور ہماری کتب بھی خرید رہے ہیں۔ انہوں نے کہا جو بھی ہو، آپ کے دلائل میں بہت جان ہے۔ اس کتاب میں درج دلائل کو استعمال کر کے میں اب تک 19 عیسائیوں کو (-) کر چکا ہوں۔

جرمنی کی نمائشوں کے بارے میں تأثرات میں ایک تاثر ہے، لکھتے ہیں کہ ایک جرمن دوست نے کہا ہماری خواہش ہے کہ آپ کی جماعت قرآن کی جس رنگ میں تفسیر کرتی ہے وہ تعلیم پھیل جائے۔ میں نے یہاں پر بعض ایسی چیزیں پڑھی ہیں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔

پھر ایک صاحب اپنے تاثر میں لکھتے ہیں مجھے اب تک مذہب (-) میں کوئی زندگی نظر نہیں آ رہی تھی، لیکن آپ کے (-) نظریے کو دیکھتے ہوئے مجھے اب امید کی کرن دکھائی دیتی ہے۔ پھر جرمنی میں ایک اخباری نمائندہ نمائش دیکھنے کے لئے آیا وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ پیغام ساری دنیا اپنا لے تبھی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم کی اور دیگر کتب کی نمائش پر نائیجیریا سے ایک خاتون کہتی ہیں، یہ صاحبہ نائیجیریا کی مسلم خواتین کی لیڈر ہیں انہوں نے نمائش دیکھنے کے بعد پیغام دیا کہ ’’احمدیو! آپ کے بارے میں جو آپ کے خلاف ساری دنیا میں لکھا جا رہا ہے، میری نظروں سے گزرتا ہے۔ بڑے ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں کہ آپ کی قدر و منزلت اور اللہ کے جو آپ پر فضل اور رحم کا تعلق ہے اُسے نہیں پہچانتے۔ ہمارے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی آپ جیسا بنا دے۔‘‘ اللہ کرے ان کو قبول احمدیت کی توفیق مل جائے۔

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت کے بارے میں جو رپورٹ ہے اُس کے مطابق مجموعی طور پر ایک ہزار اٹھاسی (1088) اخبارات نے چار ہزار چار سو باسٹھ (4462) جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً سولہ کروڑ پچاسی لاکھ اٹھاسی ہزار سے اوپر ہے۔

شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشن

شعبہ پریس اور پبلیکیشنز کے ذریعہ سے دنیا بھر

کے اخبارات اور رسائل سے مرکز میں بھجوائی جانے والی پریس ریلیز چھیاسی اور اخبارات اور اُن کے ایڈیٹرز کے نام بھجوائے جانے والے خطوط چالیس، ریڈیو انٹرویوز اور میڈیا انٹرویوز اسّی۔ اس کے علاوہ مختلف خبریں جو دیتے رہتے ہیں جو بھی پرسیکیوشن وغیرہ احمدیوں کی ہو رہی ہے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا جو منصوبہ تھا، مختلف ممالک کو میں نے کہا تھا کہ بڑی زیادہ تیزی سے اس پر کام کریں۔ اس وقت تک فلائرز، لیف لیٹس کے ذریعہ سے پیغام پہنچانے کے لحاظ سے جو نمایاں ممالک ہیں اُن میں یو ایس اے ہے۔ انہوں نے اس سال دو لاکھ ستر ہزار فلائرز تقسیم کئے، ان میں سے تیس ہزار فلائرز سپینش زبان میں سپین میں تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح گزشتہ تین سالوں میں امریکہ میں 26 لاکھ 63 ہزار فلائرز سارے ملک میں تقسیم ہو چکے ہیں۔

پھر اس کے علاوہ بک فیئرز اور نمائشوں اور ٹیلی ویژن اور ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ سے جو احمدیت اور (دین حق) کا پیغام پہنچا ہے وہ ستر ملین افراد تک پہنچا ہے۔

کینیڈا نے اس سال پانچ لاکھ سے زائد فلائرز تقسیم کئے اور مختلف ذریعوں سے پچاسی ملین سے زائد افراد تک احمدیت اور حقیقی (دین) کا پیغام پہنچایا۔ جرمنی نے اب تک چار ملین سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔ وہاں مختلف ذرائع سے تیس ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا جا چکا ہے۔ سویڈن میں جماعت نے مجموعی طور پر بیس لاکھ سے زائد فلائرز تقسیم کئے اور اس ذرائع سے دو ملین چار لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ سوئٹزرلینڈ میں سات لاکھ سینتیس ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے اور اکیس لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ٹرینیڈاڈ میں اس سال پینتیس ہزار اور گوئٹے مالا میں سولہ ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح جمیکا میں نو ہزار، سرینام میں تین ہزار پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ یوکے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1.8 ملین فلائرز تقسیم کئے گئے اور بیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ آئرلینڈ میں ایک لاکھ لیف لیٹس تقسیم کئے گئے، چار لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ناروے نے اب تک مجموعی طور پر دو لاکھ پچاسی ہزار فلائرز تقسیم کئے۔ بیلجیئم میں اس سال دس ہزار اور مجموعی طور پر چار لاکھ دس ہزار، ہالینڈ میں اس سال اسّی ہزار، مجموعی طور پر چھ لاکھ باسٹھ ہزار، سپین میں پچیس ہزار، مجموعی طور پر ایک لاکھ انتالیس ہزار، فرانس نے اس سال دو لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے اور دو لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا۔ پرتگال میں اکتیس ہزار سے زائد، مالٹا میں پندرہ ہزار سے زائد تقسیم ہوئے۔ آسٹریا نے بھی اس سال کچھ کام کیا ہے۔ فن لینڈ میں بھی اس سال پہلی مرتبہ کام ہوا ہے۔ ڈنمارک کام میں پیچھے ہے۔

افریقن ممالک میں فلائرز تقسیم کرنے میں اور لیف لیٹس تقسیم کرنے میں نائیجیریا تین لاکھ ایک ہزار، کانگو کنشاسا تین لاکھ باون ہزار، تنزانیہ ایک لاکھ تیئس ہزار، کینیا تراسی ہزار، ٹوگو چھوٹا سا ملک ہے پینتالیس ہزار، بینن بھی چھوٹا سا ملک ہی ہے، دو لاکھ ستائیس ہزار، بورکینا فاسو اور مالی اور باقی بہت سارے ملک ہیں۔ غانا میں اس بارے میں تھوڑا کام ہوا ہے۔ ان کو زیادہ کرنا چاہئے۔ انڈیا میں اس سال تین لاکھ پچانوے ہزار سے زائد فلائرز تقسیم کئے گئے جس کے ذریعہ سے پانچ لاکھ بتیس ہزار افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ بنگلہ دیش میں بھی ساٹھ ہزار کے قریب، نیپال میں اکیس ہزار، وہ بھی چھوٹا سا ملک ہے۔ اسی طرح اور ملک ہیں۔ باقی معمولی تعداد ہزاروں میں ہے۔

فلائرز کی تقسیم کے سلسلہ میں دلچسپ واقعات

فلائرز کی تقسیم کے بعض واقعات بھی ہیں۔ امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ہم فرانس کے شہر Tours میں پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے تو الجزائر کے ایک نوجوان کو جب پمفلٹ دیا تو اُس نے ہمارا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ کیا تم بجلی، پانی اور کھانا تقسیم کر رہے ہو؟ خاکسار نے اُسے کہا کہ یہ پانی تم نے پہلے نہیں پیا ہو گا۔ بعد میں ہم پمفلٹ تقسیم کرتے رہے۔ وہی نوجوان کچھ دیر بعد ہمارے پاس آیا، اس کے ساتھ اور بھی لڑکے تھے، وہ آ کر کہنے لگا کہ میں معافی چاہتا ہوں، میں آپ کو غلط سمجھا تھا، ہم سب لڑکے اس پمفلٹ کو آپ کے ساتھ تقسیم کریں گے۔ اس طرح اس نوجوان نے دیکھتے دیکھتے سارے پمفلٹ خاکسار کے ساتھ اس شہر میں تقسیم کر دیئے۔ غیروں نے بھی ہاتھ بٹانا شروع کر دیا یہ دیکھ کر کہ امن کا پیغام ہے۔

فرانس کے ایک شہر chatelleraul میں ایک بوڑھی عورت نے پمفلٹ پڑھنے کے بعد کہا مجھے اور پمفلٹ دیں مَیں اپنے علاقے کے امام اور اُس کے بیوی بچوں کو بھی یہ پمفلٹ دینا چاہتی ہوں۔ یہ بہت اچھا پمفلٹ ہے۔ میں اُسے اپنی مسجد میں تقسیم کروں گی۔ یہ مسلمان تھیں۔ نارتھ افریقن وہاں کافی ہیں۔ جب اس خاتون کو مزید پمفلٹ دیئے گئے تو اُس نے کچھ پیسے بھی دینے چاہے لیکن جب اس کو پتہ چلا کہ مفت میں تقسیم ہو رہے ہیں تو کہنے لگی کہ یہ کام تو ہم لوگوں کو کرنا چاہئے، آپ باہر سے آ کر کر رہے ہیں۔

اسی طرح وہاں فرانس میں معلم ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے تو تقسیم کے دوران پولیس آ گئی اور پمفلٹ تقسیم کرنے سے روک دیا۔ اس پر سارے واپس آ گئے۔ کافی پریشانی ہوئی کہ (دعوت الی اللہ) کیسے ہو گی ہماری تو اس ریجن میں کوئی جان پہچان بھی نہیں ہے، کسی میئر یا کونسل کو بھی نہیں جانتے۔ کہتے ہیں اس کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا جو جماعت فرانس کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ سات اور آٹھ نومبر 2012ء کی درمیانی شب کو اپیرنے (Epernay) مشن ہاؤس کی بیرونی دیوار پر بعض افراد نے (دین حق) کے خلاف بعض غلط قسم کی باتیں لکھیں۔ اس سلسلے میں وہاں پولیس بھی آئی۔ اس کے بعد اس ریجن کے ڈی ایس پی کے ساتھ ہماری ملاقات ہوئی، اُن کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ اس نے ہماری activities کا پوچھا۔ وہ یہ سن کر بہت متاثر ہوا اور کہا کہ ”تم جہاں چاہو پمفلٹ تقسیم کرو، تمہیں کوئی نہیں روکے گا۔ کوئی پاگل ہی ہو گا جو تمہارے امن کے پیغام کو روکے“ اور ساتھ ہی اس نے اپنا موبائل نمبر دیا اور کہا کہ اس پر فون کر لینا اگر ضرورت ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخباروں اور ریڈیو میں بھی خبریں آئیں اور تقریباً دو لاکھ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

سوئٹزرلینڈ کے (مربی) لکھتے ہیں کہ جب امریکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز فلم بنائی گئی تو اس کے ردّعمل کے طور پر جب میں نے دنیا میں مختلف جماعتوں کو ہدایت کی کہ اپنے اپنے ملکوں میں جگہ جگہ سیرت النبیؐ کے جلسے کریں تو سوئٹزرلینڈ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کئی پروگرام منعقد کئے گئے جس کے غیر معمولی نتائج ظاہر ہوئے۔ کہتے ہیں ایک پروگرام میں ایک سوئس خاتون نے سوال و جواب کے دوران کھڑے ہو کر اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ان بودے اور گھٹیا قسم کے اعتراضات اور حملوں سے بالا ہے۔ اس طرح کی توہین آمیز فلمیں بنا کر یا کارٹون شائع کر کے یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عزت کو کم نہیں کر سکتے۔ جیسے کوئی چاند کی طرف تھوکے تو اُس کا تھوک اُس کے اپنے اوپر آ کر گرتا ہے۔ چاند کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا، ویسے ہی اس طرح کی گھٹیا حرکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (-) تو خواہ مخواہ شور مچاتے ہیں اور غیر مناسب ردّعمل کے ذریعہ سے (-) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔“

پھر بین المذاہب کانفرنسیں ہوئیں، اُن میں بعض غیروں کے تأثرات ہیں۔ ’اپیرنے‘ سے ہی ہمارے مربی لکھتے ہیں کہ جو ہال کرائے پر لیا گیا تھا، ہال کی انتظامیہ میں ایک خاتون نے دو ہفتے پہلے ہمیں کہا کہ آپ کو امید ہے کہ لوگ آئیں گے؟ تو ہم نے کہا کہ انشاء اللہ آئیں گے۔ اس پر اُس نے کہا کہ اگر آئے بھی تو دس یا پندرہ سے زیادہ نہیں آئیں گے۔ لیکن جب کانفرنس ہو چکی تو کہنے لگی کہ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ہم نے ایسا انتظام دیکھا ہو اور اتنے لوگ کسی مذہبی تقریب کے لئے آئے ہوں۔ اگر میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتی تو میں نے یقین نہیں کرنا تھا۔ پھر کہنے لگیں کہ میں نے جو آج یہاں پر (دین حق) دیکھا ہے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ بہت اچھا لگا۔ پھر ایک اور مہمان نے کہا کہ مجھے پہلے (دین حق) کے متعلق صرف دو چیزوں کا پتہ تھا۔ terrorism یا پھر jihadist کا۔ لیکن اس کانفرنس نے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور میں حیران ہوں کہ اصل (دین حق) کتنا پیارا مذہب ہے۔ ایک خاتون نے لکھا کہ اس کانفرنس میں شامل ہو کر بہت اچھا لگا۔ (دین حق) کی باتیں جو آج سننے کو ملیں وہ پہلے کبھی نہیں سنیں، اس کانفرنس کے بعد کئی سوالوں نے جنم لیا ہے جو میں کسی دن آ کر پوچھوں گی۔ ایک جرنلسٹ جو شامل ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ بہت مزہ آیا اور حیران ہوں کہ اتنے لوگ کیسے آ گئے۔ اسی جرنلسٹ نے بتایا کہ اس نے غیر احمدی امام سے پوچھا تھا کہ کیا تم لوگوں کو احمدیوں نے دعوت دی ہے؟ تو امام نے کہا کہ انہوں نے دعوت تو دی ہے لیکن ہم اُن کے اس کام سے خوش نہیں ہیں، وہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے وہ کیوں ایسا کر رہے ہیں۔ ایک مہمان نے کہا کہ جب مجھے آپ کا دعوت نامہ ملا تو حیرت ہوئی کہ (-) ایسوسی ایشن امن کی بات کیسے کر سکتی ہے؟ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو دیکھتے ہیں (-) کے نزدیک امن کیا چیز ہے؟ جب میں یہاں آئی تو میں حیران ہو گئی۔ میں نے اس کانفرنس کے علاوہ ایک اور جگہ بھی جانا تھا لیکن میرا دل نہ کیا کہ یہاں سے اُٹھوں۔ اب مجھے پتا چلا کہ دنیا میں ایسے (-) بھی ہیں جو صرف امن کا پیغام دیتے ہیں۔

پرنٹنگ پریس

پرنٹنگ پریسز کے ذریعہ سے جو کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس لندن کے تحت چار لاکھ چودہ ہزار کتب و رسائل کی طباعت ہوئی۔ گزشتہ سال کی نسبت یہ دوگنی تعداد ہے۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل بھی یہاں سے چھپتا ہے، اس کے علاوہ چھوٹے پمفلٹس وغیرہ۔ اسی طرح بعض رسالے بھی یہ پریس سے چھپوا کر اُس کو بائنڈ وغیرہ کرواتے ہیں۔ افریقن ممالک کے پریس ہیں، اس میں اس سال آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار کے قریب لٹریچر تیار ہوا۔ جن ممالک کے پریسز (Presses) کو وسعت دی گئی ہے اُن میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضلِ عمر پریس قادیان میں کافی وسعت دی گئی ہے۔ ایک دو کلر کی مشین بھی بھجوائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی مشینیں وہاں گئی ہیں۔ اسی طرح نائیجیریا، گھانا اور گیمبیا کے پریس بھی مزید بہتر ہوئے ہیں۔

☆......☆......☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ریفریشر کورس

(عہدیداران مجلس انصاراللہ ضلع خوشاب)

مورخہ 31مارچ 2014ء کو ریفریشر کورس عہدیداران مجلس انصاراللہ ضلع خوشاب بیت الذکر خوشاب میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب ناظم مجلس انصاراللہ علاقہ سرگودھا نے کیا اور مختلف شعبہ جات کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں دیگر مہمانوں نے اپنے مقررہ شعبہ جات کا تعارف کروایا۔ آخر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے خطاب فرمایا۔ جس میں تنظیمی امور کے متعلق تفصیلی ہدایات تھیں۔ اس پروگرام میں 27 مجالس میں سے 24 مجالس کے زعماء اور ضلعی عاملہ اور دیگر عہدیداران کی کل حاضری 58 رہی۔

سانحہ ارتحال

مکرم منصور احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم غلام احمد باجوہ صاحب داتا زید کا ضلع سیالکوٹ مورخہ 7/اپریل 2014ء کو بعمر 82 سال وفات پاگئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 8/اپریل 2014ء کو صبح 10 بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے والد صاحب نے زندگی بھر خدمت دین کی طرف خاص توجہ رکھی۔ اکثر وقف عارضی کیا کرتے تھے۔ خاموش طبع اور قول سدید کو اختیار کرنے والے تھے۔ زندگی بھر انسانیت کی خدمت میں مصروف رہے اور کبھی کسی کے لئے ایک ذرہ بھر تکلیف کا موجب نہیں بنے۔ علاقہ بھر میں آپ کی سادگی، شرافت، انصاف پسندی اور منکسرالمزاجی مشہور تھی۔ غیراز جماعت دوست بھی اکثر اس کی گواہی دیتے رہے۔ مرحوم کے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم طاہر احمد باجوہ صاحب امیر حلقہ داتا زید کا، مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ، خاکسار اور مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب کے علاوہ تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ داتا زید کا میں صدر جماعت کے علاوہ متعدد عہدوں پر فائز رہے اور خدمات دین بجالاتے رہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مقابلہ جات برائے فروغ اردو زبان

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس مشاورت 2013ء کی تجویز نمبر 2 بابت اردو زبان کی اہمیت اور اس کے فروغ کے سلسلہ میں بیت بازی و مقابلہ تخلیقی تحریرات منعقد کروایا گیا۔ بیت بازی میں مجالس اور اضلاع کی سطح پر مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام نے مرکزی علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اسی طرح تخلیقی تحریرات کے مقابلے میں اللہ کے فضل وکرم سے 650 خدام نے شرکت کی۔ نیز ان مقابلہ جات کے لئے پہلی تین پوزیشنز کے لئے نقد انعام مقرر کیا گیا تھا۔ ان مقابلہ جات کے نتائج درج ذیل رہے۔

رزلٹ بیت بازی

اول۔ شاہ جہاں ابن مکرم بشارت احمد قمر صاحب دارالنصر غربی حبیب ربوہ، صداقت احمد ابن مکرم مبارک احمد شاد صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

دوم: محمد سفیر صاحب ابن مکرم محمد صدیق صاحب، رفاقت احمد ابن مکرم محمد صدیق صاحب بھون چکوال

سوم: عطاء المنعم ابن مکرم رشید احمد صاحب رفاہ عام کراچی، شفاقت رفیق ابن مکرم محمد رفیق صاحب ڈرگ روڈ کراچی

نتیجہ مقابلہ تخلیقی تحریرات

اول: نوید احمد ابن مکرم حمید احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ

دوم: طارق حیات ابن مکرم صداقت حیات صاحب دارالنصرت ربوہ

سوم: مدبر احمد ملہی جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

سانحہ ارتحال

مکرم جناح الدین صاحب دستگیر کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مرحوم واقف زندگی محمد آباد مورخہ 8/اپریل 2014ء کو بعمر 90 سال بقضاء الٰہی وفات پاگئیں۔ مورخہ 9/اپریل کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں نماز جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا شوق تھا بہت سی بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا اور خود آخری ایام تک نظر کی کمزوری کے باوجود روزانہ قرآن کریم پڑھتیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ اور خطابات باقاعدگی سے براہ راست MTA پر سنتیں۔ مرحومہ ملنسار، مہمان نواز، قناعت پسند تھیں۔ مرحومہ نے اخلاص اور وفاداری سے اپنے خاوند کے ساتھ وقف کا دور نبھایا اور پھر خاوند کی وفات کے بعد 36 سال کا بیوگی کا عرصہ بھی صبر سے گزارا۔ سادگی سے زندگی گزاری۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

داخلہ دارالصناعۃ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

ایوننگ سیشن

1۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ

2۔ پلمبنگ (سینٹری ورکس)

☆ مذکورہ کورسز کا دورانیہ 4 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 یا ان فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

047-6211065,0336-7064603

☆ نئی کلاسز کا آغاز **یکم مئی 2014ء** سے ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو باہنر بنانے اور بہتر مستقبل کے لئے ادارہ میں داخل کروائیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے

احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد

صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ :041-2614838

شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ :041-8549093

ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن

بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام سوال وجواب

اشاعت میں لکھا۔ اس سلسلے (احمدیہ) کا یہ دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے صریح الہام کے ماتحت اس سلسلے کی بنیاد اس لئے رکھی ہے کہ وہ نوعِ انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچائے۔ ایک ہندوستان کے باشندے نے جو سفید دستار باندھے ہوئے ہے اور جس کا چہرہ نورانی اور خوش کن ہے۔ اور وہ سیاہ داڑھی رکھتا ہے اور جس کا لقب His Holliness خلیفۃ المسیح الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد یا اختصار کے ساتھ خلیفۃ المسیح ہے۔ مندرجہ بالا تحدی اپنے مضمون میں پیش کی۔ آپ کے ایک شاگرد نے جو سرخ رومی ٹوپی پہنے ہوئے تھا آپ کا پرچہ کمال خوبی کے ساتھ پڑھا، انہوں نے حاضرین کو اس نئے مسیح اور نئی تعلیم کے قبول کرنے کے لئے مدعو کیا۔ اس بات کا بیان کردینا بھی ضروری ہے کہ اس پرچے کے بعد جس قدر تحسین اور خوشنودی کا چیئرز کے ذریعہ اظہار کیا گیا، اُس سے پہلے کسی پرچے پر ایسا نہیں کیا گیا۔

س: مضمون کے خاتمہ پر اتفاق رائے سے کیا ریزولیشن پیش کیا گیا؟

ج: مضمون کے خاتمہ پر ریزولیشن پیش کیا گیا اور اتفاقِ رائے سے پاس کیا گیا کہ ایسی مفید معلومات، علمی خیالات اور اعلیٰ درجہ کے مشورہ کے لئے His Holliness کا شکریہ ادا کیا جائے۔

س: حضور انور نے ویمبلے کانفرنس میں پیش کردہ مضمون کے حوالہ سے احباب جماعت کو کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! اس مضمون کی خوبصورتی جو ہے علم ہے اور جو باقی بیان ہے، وہ ابھی بھی قائم ہے۔ اس لئے انگریزی دان طبقہ جو ہے ہمارا، نوجوانوں کو بھی یہ ضرور پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود پر بیشمار رحمتیں فرمائے جنہوں نے ہمارے لئے تقریباً ہر مضمون میں بے شمار خزانہ چھوڑا ہے۔

س: حضور انور نے کس کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

ج: حضور انور نے مکرم کمال احمد کرو صاحب آف ڈنمارک کا جنازہ غائب پڑھایا۔ آپ 1960ء کی دہائی کے شروع میں جب مکرم میر مسعود صاحب مرحوم وہاں مربی تھے اُس وقت اُن کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور پھر وفات تک آپ نے جماعت سے نہایت اخلاص اور محبت اور وفا کا تعلق قائم رکھا۔ خلافت اور خلیفہ وقت سے آپ کو نہایت درجہ عقیدت اور محبت تھی بلکہ عشق تھا۔ 19 فروری کو 71 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے کے پروگرام

25 اپریل 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	پارلیمنٹ ہاؤس نیوزی لینڈ میں استقبالیہ 4 نومبر 2013ء
7:10 am	جاپانی سروس
8:10 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:20 am	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ مشرق بعید 2013ء
12:35 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:45 pm	تلاوت قرآن کریم
7:00 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:35 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
8:55 pm	مسلم سائنسدان
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2014ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:35 pm	حضور انور کا دورہ مشرق بعید 2013ء

26 اپریل 2014ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 3 جون 2012ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:55 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

گمشدہ بٹوہ

مکرم حبیب احمد صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار ہسپتال سے ڈیوٹی کرنے کے بعد گھر جا رہا تھا کہ راستہ میں میرا والٹ (بٹوہ) گر گیا ہے۔ جس میں ضروری کاغذات بھی تھے جن صاحب کو ملے درج ذیل پتہ پر اطلاع دے دیں۔
مکان نمبر 53 دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ
فون نمبر: 047-6215796,03347565499

(بقیہ از صفحہ 1 داخلہ مدرسۃ الظفر)

ہدایات:

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبی ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبر 0476212968 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ربوہ میں طلوع وغروب 18 اپریل

طلوع فجر	4:11
طلوع آفتاب	5:35
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:41

تقریب آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزم احتشام احمد سیال واقف نو ابن مکرم افتخار اللہ سیال صاحب انچارج کمپیوٹر سیکشن تحریک جدید ربوہ نے 7 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 25 مارچ 2014ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید نے دعا کرائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ مبارکہ افتخار صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حب ہمزاد
اعصابی کمزوری کے لئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

نشاط۔ گل احمد۔ ڈیزائنرز، بوتیک اور چکن ولان کی بیشمار ورائٹی
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
لان ہی لان۔ عربی لان کی تمام ورائٹی
پر زبردست سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
اعجاز احمد طاہر: 0333-3354914

FR-10

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
کمپیوٹر کورسز سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز کا آغاز ہو چکا ہے
کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1 ماہ | مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2 ماہ | گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2 ماہ | ویب ڈیویلپمنٹ دورانیہ 2 ماہ | آن لائن مارکیٹنگ دورانیہ 2 ماہ
کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار مواقع
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 0476211002

STUDY IN GERMANY
www.ErfolgTeam.co in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offers you
Session-July-2014
APPLY NOW
1. Comfort Package:
Start your Bachelor or Master Program in:
➤ Science Group: Mathematics, Physics, Chemistry, Biology, Biochemistry, Computer Science, Business
➤ Arts Group: Linguistics, History, Media, Political Science
Requirement for Bachelor/Master Program in Germany:
➤ For Bachelor: Minimum 2 years of education after intermediate
➤ For Master: Minimum 4 years of education after intermediate
➤ 4 Months of German Language in Pakistan
2. Quick Package: Start learning German language in Germany
Courses for Intermediate, Bachelor & Master students in all fields
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
(Starting installment 2000 Euros, Embassy appearance 4-6 Months)
3. Master in Theology (English Program)
Requirement: Minimum 4 years of Bachelor in Humanities, History, Linguistics, Politics or other related fields, IELTS 6.0 Band
4. English Bachelor Programs Engineering/Business
Requirement: O-Level, A-Level, First year & Intermediate
Consultancy +Admission + Documentation /Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office: +49 7940 5035030, Fax:+49 7940 5035031, Mob: +49 176 56433243
Email: info@erfolgteam.com, Skype: erfolgteam, www.erfolgteam.com